روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 17/اگست 2009ء 25 شعبان 1430 ہجری 17 ظہور 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 185

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ خدا کے مکالمات ایک خاص برکت اور شوکت اور لذّت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور چونکہ خدا سمیع و علیم و رحیم ہے اس لئے وہ اپنے متقی اور راستباز اور وفادار بندوں کو اُن کے معروضات کا جواب دیتا ہے اور یہ سوال و جواب کئی گھنٹوں تک طول پکڑ سکتے ہیں جب بندہ عجز و نیاز کے رنگ میں ایک سوال کرتا ہے تو اس کے بعد چند منٹ تک اس پر ایک ربودگی طاری ہو کر اس ربودگی کے پردہ میں اُس کو جواب مل جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے بندہ اگر کوئی سوال کرتا ہے تو پھر دیکھتے دیکھتے اس پر ایک اور ربودگی طاری ہو جاتی ہے اور بدستور اس کے پردہ میں جواب مل جاتا ہے۔ اور خدا ایسا کریم اور رحیم اور حلیم ہے کہ اگر ہزار دفعہ بھی ایک بندہ کچھ سوالات کرے تو جواب مل جاتا ہے۔ مگر چُونکہ خدا تعالیٰ بے نیاز بھی ہے اور حکمت اور مصلحت کی بھی رعایت رکھتا ہے اِس لئے بعض سوالات کے جواب میں اظہار مطلوب نہیں کیا جاتا......

............شیطان گُنگا ہے اپنی زبان میں فصاحت اور روانگی نہیں رکھتا اور گُنگے کی طرح وہ فصیح اور کثیر المقدار باتوں پر قادر نہیں ہو سکتا صرف ایک بدبودار پیرایہ میں فقرہ دو فقرہ دل میں ڈال دیتا ہے۔ اس کو ازل سے یہ توفیق ہی نہیں دی گئی کہ لذیذ اور باشوکت کلام کر سکے اور یا چند گھنٹہ تک سلسلہ کلام کا سوالات کے جواب دینے میں جاری رکھ سکے۔ اور وہ بہرہ بھی ہے ہر ایک سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور وہ عاجز بھی ہے اپنے الہامات میں کوئی قُدرت اور اعلیٰ درجہ کی غیب گوئی کا نمونہ دکھلا نہیں سکتا۔ اور اُس کا گلا بھی بیٹھا ہوا ہے پُرشوکت اور بلند آواز سے بول نہیں سکتا۔ مخنثوں کی طرح اُس کی آواز دھیمی ہے انہیں علامات سے شیطانی وحی کو شاخت کر لو گے۔ لیکن خدا تعالیٰ گُنگے اور بہرے اور عاجز کی طرح نہیں وہ سنتا ہے اور برابر جواب دیتا ہے۔

اور اُس کے کلام میں شوکت اور ہیبت اور بلندی آواز ہوتی ہے اور کلام پُر اثر اور لذیذ ہوتا ہے اور شیطان کا کلام دھیما اور زنانہ اور مُشتبہ رنگ میں ہوتا ہے اس میں ہیبت اور شوکت اور بلندی نہیں ہوتی اور نہ وہ بہت دیر تک چل سکتا ہے گویا جلدی تھک جاتا ہے اور اس میں بھی کمزوری اور بُزدلی ٹپکتی ہے۔ مگر خدا کا کلام تھکنے والا نہیں ہوتا اور ہر ایک قسم کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور بڑے بڑے غیبی امور اور اقتداری وعدوں پر مشتمل ہوتا ہے اور خدائی جلال اور عظمت اور قُدرت اور قُدوسی کی اُس سے بُو آتی ہے۔ اور شیطان کے کلام میں یہ خاصیت نہیں ہوتی۔ اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ایک قوی تاثیر اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک میخ فولادی کی طرح دل میں دھنس جاتا ہے اور دل پر ایک پاک اثر کرتا ہے اور دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور جس پر نازل ہوتا ہے اُس کو مرد میدان کر دیتا ہے یہاں تک کہ اگر اُس کو تیز تلوار کے ساتھ ٹکڑہ ٹکڑہ کر دیا جاوے یا اُس کو پھانسی دیا جاوے یا ہر ایک قسم کا دُکھ جو دُنیا میں ممکن ہے پہنچایا جاوے اور ہر ایک قسم کی بے عزتی اور توہین کی جائے یا آتش سوزاں میں بٹھایا جاوے یا جلایا جاوے وہ کبھی نہیں کہے گا کہ یہ خدا کا کلام نہیں جو میرے پر نازل ہوتا ہے کیونکہ خدا اُس کو یقین کامل بخش دیتا ہے اور اپنے چہرہ کا عاشق کر دیتا ہے اور جان اور عزت اور مال اُس کے نزدیک ایسا ہوتا ہے جیسا کہ ایک تنکا۔ وہ خدا کا دامن نہیں چھوڑتا اگرچہ تمام دُنیا اُس کو اپنے پیروں کے نیچے کُچل ڈالے اور توکل اور شجاعت اور استقامت میں بے مثل ہوتا ہے مگر شیطان سے الہام پانے والے یہ قوت نہیں پاتے وہ بُزدل ہوتے ہیں کیونکہ شیطان بُزدل ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 142)

حضرت سلیمانؑ کی پیشگوئی رسول کریمؐ کے متعلق

میرا محبوب سرخ و سفید ہے دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے اس کا سر ایسا ہے جیسا خالص سونا اس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھتی ہیں اس کے رخسارے پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ اس کے لب سوسن ہیں جن سے بُہتا ہوا مُر ٹپکتا ہے اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جن میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے۔ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے جس پر نیلم کے پھول بنے ہوئے ہوں۔ اس کے پیر ایسے جیسے سنگِ مرمر کے ستون جو سونے کے پایوں پر کھڑے کئے جاویں۔ اسکی قامت لبنان کی سی۔ وہ خوبی میں رشک سرو ہے۔ اس کا منہ شیرینی ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے اے یروشلم کی بیٹیو! یہ میرا پیارا ہے یہ میرا جانی ہے۔

(غزل الغزلات باب 5 آیت 10 تا 16۔ تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن ص 78)

(تفصیل دیکھیں دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 68)

میاں محمد صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

ہر سال میٹرک کے امتحانات میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ علم کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جاتے ہیں۔

1۔ میٹرک

☆ سائنس گروپ ☆ جنرل گروپ

میٹرک کے دونوں گروپس میں جو جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے وہ مبلغ دس دس ہزار روپے انعامی سکالرشپ کے حقدار قرار پائیں گے۔

خواہشمند طلباء وطالبات سے درخواست ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست مکرم صدر صاحب/مکرم امیر صاحب جماعت کی تصدیق، میٹرک کی مارکس شیٹ یا رزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

فون نمبر: 047-6212473

(نظارت تعلیم)

نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی جو ہے جیسے ہے کی بنیاد پر مورخہ 20/ اگست 2009ء کو بوقت 9 بجے فروخت کیا جائے گا۔ نیلامی کی رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

سامان

کارپٹ، واٹر کولر، واٹر الیکٹرک کولر، فریج، ٹی وی "14"، ڈائننگ کرسیاں، بازو والی کرسیاں، ٹیلی فون سیٹ، ٹیبل، بیٹریاں، ہیٹر گیس، بریکٹ فین، دیگر لوہے اور لکڑی کا متفرق سامان۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

نتیجہ امتحان حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر2

(از نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ :

''ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی۔ بہت ضروری تھی۔اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔ حقیقۃ الوحی اس مطلب کیلئے بہت مفید کتاب ہے۔''

(ملفوظات جلد5 صفحہ 212)

حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق حقیقۃ الوحی کے امتحان کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرچہ نمبر2 کے کل 17281 حل شدہ پرچہ جات مورخہ 31 جولائی 2009ء تک نظارت ہذا کو موصول ہوئے۔موصولہ پرچوں کی تعداد تنظیموں کے لحاظ سے اس طرح رہی۔

ذیلی تنظیموں کی پوزیشن

تنظیم	تعداد موصولہ پیپرز
اول۔خدام الاحمدیہ	8976
دوم۔لجنہ اماء اللہ	7877
سوم۔انصاراللہ	424

☆نوٹ:4پرچوں کی تنظیم معلوم نہیں ہوسکی۔

اضلاع کی پوزیشنز

نمبر شمار	نام ضلع	تعداد موصولہ پیپرز
1	ربوہ	4279
2	کراچی	3394
3	لاہور	2154
4	سیالکوٹ	1563
5	فیصل آباد	1156
6	حیدرآباد	808
7	شیخوپورہ	614
8	میرپورخاص	543
9	عمرکوٹ	448
10	اسلام آباد	387
11	بدین	306
12	گوجرانوالہ	277
13	راولپنڈی	159
14	سرگودھا	133
15	ہزارہ ڈویژن	91
16	کوئٹہ	84
17	نواب شاہ	80
18	نوشہروفیروز	80
19	لودھراں	75
20	گجرات	66
21	اوکاڑہ	56
22	میرپور آزاد کشمیر	53
23	بہاولنگر	50
24	مٹھی	45
25	قصور	44
26	کوٹلی آزاد کشمیر	41
27	راجن پور	38
28	چکوال	32
29	جہلم	24
30	خانیوال	33
31	سکھر	19
32	حافظ آباد	2
33	منڈی بہاؤالدین	2
34	لیہ	13
35	پشاور	11
36	خیرپور	11
37	بہاولپور	10
38	ملتان	9
39	رحیم یارخان	8
40	ٹوبہ ٹیک سنگھ	8
41	جھنگ	7
42	ساہیوال	7
43	نارووال	7
44	خوشاب	6
45	وہاڑی	6
46	ڈیرہ غازیخان	3
47	مظفرگڑھ	2
	جن پرچوں پر ضلع درج نہیں	31

☆اٹک، بھکر، سانگھڑ، لاڑکانہ کے اضلاع سے پیپرز موصول نہیں ہوئے۔

☆36 پیپرز ایسے وصول ہوئے ہیں جن پر نام درج نہ تھا۔

☆50 پیپرز ایسے وصول ہوئے جن پر مکمل ایڈریس درج نہ تھا۔

☆3 حل شدہ پرچوں کی ڈبل کاپی موصول ہوئی۔

☆8 فوٹو کاپیاں موصول ہوئیں۔

☆21 پیپرز خالی موصول ہوئے۔

☆104 ناخواندہ افراد کے بارہ میں رپورٹ موصول ہوئی کہ ان کو پرچہ کے سوالات اور ان کے جوابات پڑھ کرسنا دیئے گئے۔

☆ایک ایسی خاتون کا بھی حل شدہ پرچہ موصول ہوا جو فالج کی مریضہ تھیں اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کی تعمیل میں بیماری اور معذوری کے باوجود پرچہ حل کر کے بھجوایا۔اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے۔

☆تمام احباب وخواتین جنہوں نے پرچے حل کر کے بھجوائے ہیں وہ پرچہ کا رزلٹ اور نظارت کی طرف سے کتابچہ کا ایک چھوٹا سا تحفہ اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے وصول کرلیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کے علم و عرفان میں برکت عطا فرماتا رہے۔

☆انشاء اللہ امتحان کا سلسلہ جاری رہے گا اور مکمل کتاب کا بھی ایک پرچہ ہوگا۔ بار بار امتحان کا مقصد حضرت مسیح موعود کی اس خواہش کو پورا کرنا ہے کہ اس کتاب کا امتحان ہوا س کو یاد کرلیں۔امید ہے احباب حضرت مسیح موعود کی خواہش کی تکمیل میں حقیقۃ الوحی کا مطالعہ جاری رکھتے ہوئے کم ازکم روزانہ سات صفحات کا مطالعہ ضرور کرتے رہیں گے۔

☆......☆......☆

ترتیب درست کریں

روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد میں نامور فاضل وادیب اور کالم نویس جناب جاوید چوہدری کا حقیقت افروز آرٹیکل جو ہر پاکستانی کو دعوت فکر دے رہا ہے۔

آپ آنحضرت ﷺ کے مکی دور کے مصائب اور ''میثاق مدینہ'' اور آنحضرت ﷺ کی دفاعی جنگوں پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''آپ ذرا اس ترتیب کو ملاحظہ کیجیے، اس ترتیب میں جہاد آخر میں آتا ہے جب کہ کریڈیبلٹی، دعوت، استقامت، تبلیغ، ہجرت، امن پر مبنی چھوٹی سی اسلامی ریاست، مضبوط دفاع، فتح مکہ اور عام معافی پہلے آتے ہیں لہٰذا آپ ﷺ کا پیغام آگے بھی بڑھا اور اس نے پوری دنیا کو حیران بھی کر دیا جب کہ اس کے مقابلے میں آپ دنیا کے ان تمام فاتحین کو لے لیجیے جنہوں نے اپنے فلسفہ کی بنیاد تلوار سے رکھی تھی، ان لوگوں نے بہت جلد آدھی آدھی دنیا فتح کی لیکن پھر چند برس بعد ان کا نام ان کی سلطنت اور ان کا فلسفہ (مذہب) دنیا سے کچی سیاہی کے حروف کی طرح مٹ گیا۔ روم کا جولیس سیزر ہو، مقدونیہ کا سکندر اعظم ہو، ایران کا دارا ہو، ہندوستان کا اشوک ہو یا پھر منگولیا کا چنگیز خان۔ آج ان کی سلطنتیں، ان کے فلسفے اور ان کے مقبرے کہاں ہیں؟ کہیں بھی نہیں، کیوں؟ کیونکہ ان کی ترتیب غلط تھی۔ انہوں نے کریڈیبلٹی، دعوت، استقامت، تبلیغ، ہجرت ایک چھوٹی سی ریاست، دفاع، عام معافی اور پھر طویل جنگ کی ترتیب کی بجائے جنگ، قتل، ظلم اور ایک طویل سلطنت کو اپنی ترجیح بنایا تھا چنانچہ یہ لوگ، ان کے فلسفے اور ان کی سلطنتیں سب مٹی میں مٹی ہوگئیں جب کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام نہ صرف آج تک زندہ ہے بلکہ یہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے، آپ اسلام کی پوری تاریخ نکال لیجئے جب تک مسلمان رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی ترتیب کے مطابق چلتے رہے اسلام پھیلتا رہا لیکن جب ان لوگوں نے تلوار کو کریڈیبلٹی، تبلیغ اور معافی پر فوقیت دی۔ مسلمانوں کا زوال شروع ہوگیا۔ چنانچہ ہم اگر آج بھی پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ چاہتے تو پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی ترتیب کے مطابق چلنا ہوگا، ہمیں سب سے پہلے صداقت اور امانت پر مبنی ایک ایسی کریڈیبلٹی اسٹیبلش کرنا پڑے گی کہ کلنٹن، بش اور اوبامہ اور گورڈن براؤن، سرکوزی اور نیتن یاہو سے لے کر پوری دنیا اپنی امانتیں ہمارے پاس رکھوائے اور ہمیں آنکھیں بند کر کے دنیا بھر کے تصفیوں کے لئے ثالث مقرر کرے، ہم اس کے بعد دنیا کو دعوت دیں، پیٹ پر دو پتھر باندھ لیں لیکن کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں، بے سروسامانی کے عالم میں اپنا دفاع کریں، غلبے کے بعد عام معافی دیں، ایک چھوٹی سی پُرامن ریاست قائم کریں جس میں امن کے ساتھ علم بھی ہو اور رزق بھی اور پھر اس کے بعد دنیا کے ہر فرعون کے ساتھ ٹکرا جائیں۔

یہ عجیب بات لگتی ہے ہم دنیا کے بدترین معاشرے میں رہتے ہوں، ہم نے جہالت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہو، ہم دواؤں کے لئے بھی دشمنوں کے محتاج ہوں، ہم ہتھیار بھی اپنے دشمنوں کے استعمال کرتے ہوں ہم دودھ میں گندے جوہڑوں کا پانی ملاتے ہوں اور مسجدوں سے لوٹے اور کلاک چوری کرتے ہوں، ہمارا کشکول ہر وقت یہودیوں کے سامنے پھیلا ہو اور ہم اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے سر قلم کر رہے ہوں، مسجدوں، امام بارگاہوں اور قبرستانوں میں بم پھاڑ رہے ہوں اور اس کے بعد پوری دنیا میں اسلام پھیلانے کا دعویٰ کر رہے ہوں، یہ کیسے ممکن ہے؟ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سلطنت میں کریڈیبلٹی، تبلیغ اور استقامت ہمیشہ تلوار سے پہلے آتی ہے جب کہ ہم لوگ اسلام کو تلوار سے شروع کر رہے ہیں۔''

(روزنامہ ایکسپریس 7/اپریل 2009ء)

حضرت ابوسبرہؓ بن ابی رہم

ابن عبدالعزیٰ

آپؓ رسول اللہؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔آپؓ سابقین اسلام میں سے تھے اور حبشہ کی دونوں ہجرتوں کا شرف حاصل کیا۔ بعد میں مدینہ ہجرت کر گئے۔ غزوۂ بدر، احد، خندق تمام معرکوں میں شامل رہے۔ رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد آپ مکہ آگئے تھے۔ بدری صحابہ میں آپ واحد صحابی ہیں جو مدینہ چھوڑ کر دوبارہ مکہ میں ساکن ہوئے۔آپ نے مکہ میں ہی حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں وفات پائی۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ کی خودنوشت سوانح عمری

خاندانی حالات، خلفاء کی شفقتیں، افریقہ و یورپ میں خدمات بیوت الذکر کی تعمیر اور دعوت الی اللہ کے ایمان افروزواقعات

قسط دوم

سویڈن میں پہلی بیت الذکر کی تعمیر

بیت الذکر کے لئے میونسپل کمیٹی کی طرف سے ایک پلاٹ ہمیں الاٹ ہوگیا۔ جوکہ بہت بڑا تھا اور لیز پر ملا تھا کرایہ بہت زیادہ تھا۔ اس لئے آدھا لیا گیا۔ حضور کی خدمت میں اطلاع دی گئی۔ فرمایا نقشہ وغیرہ تیار کروائیں میں خود آکر بنیاد رکھوں گا۔ 1974ء کے حالات کی وجہ سے حضور جلدی تشریف نہ لا سکے۔ 1975ء میں حضور تشریف لائے اور بنیاد رکھی۔

اس موقعہ پر سرکاری نمائندے بھی آئے اور اخباری نمائندوں نے بھی شرکت کی اخباروں میں خوب چرچا ہوا کہ سویڈن کی پہلی بیت الذکر بن رہی ہے جوکہ جماعت احمدیہ بنا رہی ہے۔ موقعہ کی تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ یہ خبر پڑھ کر ایک سویڈش دوست مشن ہاؤس میں آئے اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔ پڑھ کر انہوں نے بیعت کر لی۔ مشن ہاؤس میں باقاعدہ آئے نماز سیکھی اور باقاعدہ نماز ادا کرتے۔ حضور نے ان کا نام جعفر عطا فرمایا۔ وصیت بھی انہوں نے کر دی۔ چندہ باقاعدہ ادا کرتے تھے۔ بعض پمفلٹس کا ترجمہ بھی کیا۔ بچوں کے لئے ایک باتصویر کتابچہ بھی انہوں نے تیار کیا اور شائع کر کے ہر گھر میں جو احمدی بچے تھے ان تک پہنچایا۔

اس دوران صومالیہ (افریقہ) میں قحط پڑا۔ ریڈ کراس کے ماتحت جعفر صاحب نے وہاں جا کر خدمت خلق کا کام سرانجام دیا۔ واپس آکر بھی وہاں کے لوگوں کے لئے امداد پہنچانے کی جدوجہد کی۔ اسی سلسلہ میں ایک حادثہ کی وجہ سے شہید ہوگئے۔ احباب جماعت نے ان کا جنازہ پڑھا اور وہاں کے قبرستان میں خاص اجازت لے کر دینی طریق پر تدفین کی گئی۔ اس موقع پر بہت سے ترکی دوست بھی تدفین کے لئے آئے اور مشرقی طرز پر خود اپنے ہاتھوں سے قبر پر مٹی ڈالی اور دعا میں شامل ہوئے۔ اگلے سال جب حضور بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو ان کی قبر پر دعا کی۔ مکرم جعفر صاحب کی خواہش تھی کہ وہ قادیان اور ربوہ جائیں نیز حضور سے بھی شرف ملاقات حاصل کریں مگر عمر نے وفا نہ کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

بیت الذکر کے لئے پلاٹ جماعت کے نام الاٹ ہوگیا۔ مگر الاٹمنٹ پیپر دینے میں تاخیر ہو رہی تھی۔ میں نے متعلقہ افسر سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ پاکستانی ایمبیسی کی طرف سے ہمیں اشارۃً آپ کو یہ زمین نہ دینے کی تلقین کی گئی ہے۔ تو ہم نے پاکستان میں اپنی ایمبیسی سے رائے طلب کی ہے ایمبیسی کی طرف سے بڑی اچھی رپورٹ ہمیں آئی ہے کہ یہ جماعت امن پسند مذہبی جماعت ہے اور سیاست سے ان کا کوئی تعلق نہیں، مختلف ملکوں میں ان کی شاخیں ہیں۔ قادیان انڈیا سے اس جماعت کا آغاز ہوا۔ پاکستان میں ربوہ ان کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ جہاں جہاں یہ جماعت ہے وہاں ان کی بیوت الذکر ہیں۔

اس سے پہلے دو دفعہ پاکستانی سفیر مل چکا تھا۔ پہلی دفعہ جب میں نیا نیا سویڈن میں آیا تھا۔ تو پاکستانی سفارتخانہ میں عید پارٹی پر پاکستانیوں کو سٹاک ہالم میں بلایا گیا تھا۔ میں بھی اس پارٹی میں شامل ہوا۔ دوسری دفعہ گوٹن برگ میں ملاقات ہوئی۔ جبکہ وہ دورہ پر وہاں آئے۔ میں ان سے ملنے گیا تو انہوں نے کہا کہ میں مشن ہاؤس میں آنا چاہتا ہوں میں نے کہا ٹھیک ہے تشریف لائیں۔ چنانچہ وہ تشریف لائے۔ کرائے کی بلڈنگ میں مشن ہاؤس تھا ان کو بتایا کہ جلد بیت الذکر بنانے کا پروگرام ہے۔ اسائیلم پر آئے ہوئے نوجوانوں سے بھی ملے اور کہا کہ اگر اس سلسلہ میں ہماری مدد کی ضرورت ہو تو بتائیں۔

عید پارٹی پر سٹاک ہالم جانے کا میرا دوسرا موقعہ تھا۔ اس پارٹی میں دو نوجوان ملے اور بتایا کہ ہم احمدی ہیں اور شیخوپورہ سے آئے ہیں۔ ہم نے آپ کی انگوٹھی سے اندازہ لگایا کہ آپ احمدی ہیں۔ پارٹی کے بعد وہ اپنے ساتھ ہی مجھے لے گئے۔ اس سے پہلے سٹاک ہالم جانے کا اس طرح موقع بنا کہ وہاں کی جیل کے افسر نے محمود ارکسن صاحب کی معرفت مجھے پیغام بھیجا کہ یہاں ایک پاکستانی جیل میں ہے۔ یہاں کی زبان نہیں جانتا۔ ہم سے بات نہیں کر سکتا اداس رہتا ہے۔ تم آؤ اس سے ملو۔ اپنی زبان میں اس سے گفتگو کرو۔ ذرا اس کی اداسی دور ہو۔ ٹرین کا آنے جانے کا ٹکٹ انہوں نے بھجوا دیا۔ میں گیا سٹیشن پر ان کی گاڑی آئی ہوئی تھی۔ وہ مجھے جیل میں لے گئے۔ پاکستانی دوست سے ملا ایسا لگا جیسے وہ بطور مہمان رہ رہے ہیں الگ کمرہ تھا باتھ روم اور ٹائلٹ وغیرہ۔ ٹی وی بھی ملا ہوا تھا۔ کام اس سے لیتے تھے مگر اس کی ادائیگی بھی کرتے تھے۔ کھانے کے وقت ایک کمرہ میں لے گئے۔ کھانا چنا ہوا تھا۔ خود اپنی مرضی سے جو کھانا ہے لے لو۔ میں نے پوچھا کہ یہ مہمانوں کے لئے ہے۔ کہنے لگے کہ نہیں قیدیوں کے لئے ہے۔ میں نے کہا تم تو یہاں عیش کر رہے ہو۔ شام کی گاڑی میں واپس آ گیا۔ روانگی سے پہلے کچھ ترکی دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کے ساتھ نماز ادا کی۔

بیت الذکر کی بنیاد کے بعد تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔ اس کے لئے ایک کمپنی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ایک سال میں تعمیر مکمل ہوگئی۔ بیت الذکر کا نام حضرت صاحب کے نام سے بیت ناصر تجویز کیا گیا۔ صد سالہ جوبلی فنڈ سے اس بیت کی تعمیر کا کام سرانجام دیا گیا۔ یہ رقم حضور نے لندن سے بھجوائی جو کہ 10 لاکھ سویڈش کراؤن تھی۔

1976ء میں حضور پھر سویڈن تشریف لائے اور بیت کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر گوٹن برگ کے شہری اور احباب جماعت کے علاوہ جرمنی سے ایک وفد مکرم فضل الٰہی صاحب انوری کی قیادت میں شریک ہوا۔ ڈنمارک اور ناروے کے دوست بھی آئے۔ لندن سے بھی بعض لوگ تشریف لائے۔ ان میں میرے کزن عبدالرشید صاحب بھٹی اور ناصر احمد صاحب شامل ہیں۔ میرا بھانجا عبدالرشید درویش بھی اس موقعہ پر پہنچ گیا۔

افتتاحی تقریر میں حضور نے خصوصاً اس بات کا اعلان فرمایا کہ یہ بیت الذکر جماعت احمدیہ نے بنائی ہے مگر یہ ہر اس شخص کے لئے کھلی ہے جو کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے کسی قسم کی روک نہیں ہے خود نماز پڑھے یا ہمارے ساتھ شامل ہو۔

افتتاح کی تقریب کی بھی اشاعت اخباروں میں بڑے پیمانہ پر ہوئی۔ ملک میں شور پڑ گیا کہ سویڈن میں پہلی بیت الذکر تیار ہوگئی ہے۔ لوگوں نے اس پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور بڑی تعداد میں لوگ بیت الذکر دیکھنے کے لئے آنے لگے خصوصاً سکولوں کے طلباء، اس موقع پر حضور نے بیت الذکر کے ہال میں اخباروں کے نمائندوں سے بھی خطاب کیا اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔

افتتاح کے بعد حضور نے مجھے فرمایا کہ بیت الذکر کے اخراجات کا حساب کتاب مجھے بتاؤ چنانچہ رات کو بیٹھک میں حضور کے ساتھ اکیلے بیٹھ کر حساب کتاب دکھایا۔ جو ٹھیک ٹھاک تھا حضور نے بعد ملاحظہ خوشی کا اظہار فرمایا اور ایک سو سویڈش کراؤن مجھے عطیہ عطا فرمایا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جو رقم باقی ہے وہ میری اجازت کے بغیر خرچ نہیں کرنی۔

بیت الذکر بننے سے پہلے مشن ہاؤس ایک کرائے کے مکان میں تھا جو کہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس میں بیت الخلاء تو تھا مگر غلسخانہ نہ تھا۔ باہر جا کر نہانا ہوتا تھا۔ 1973ء اور 1975ء میں جب حضور سویڈن تشریف لائے تو ہوٹل میں رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر 1976ء میں افتتاح کے لئے تشریف لائے تو بیت الذکر سے ملحقہ مشن ہاؤس میں قیام فرمایا۔

مشن ہاؤس تین کمروں، کچن، ڈرائنگ روم پر مشتمل ہے۔ ساتھ دفتر کا کمرہ ہے۔ ایک بڑا باتھ روم ہے اور ایک چھوٹا ہے۔ بیت الذکر تین بڑے کمروں کا مجموعہ ہے۔ نماز ہال، صحن اور کمرہ لائبریری اور لائبریری کے کمرہ میں ٹیبل ٹینس کا میز رکھا گیا۔ تاکہ نوجوانوں کی کشش کا باعث ہو۔ بعض احباب نے اس کو پسند نہ فرمایا۔ مگر جب حضور نے دیکھا تو خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا آؤ پھر میرے ساتھ ایک گیم لگاؤ۔ اس طرح حضور نے عملی طور پر اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

مرکز واپسی

افتتاح کے بعد میری تبدیلی ہوگئی۔ مکرم کمال یوسف صاحب کو چارج دے کر بذریعہ ٹرین لندن پہنچا۔ رستہ میں ڈنمارک، جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کے مشنوں میں ٹھہرتا آیا۔ ڈنمارک اور جرمنی تو پہلے بھی کئی دفعہ جا چکا تھا۔ سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ اور یو۔کے میں پہلی دفعہ گیا تھا سوئٹزرلینڈ کی بیت الذکر کی بڑی خوبصورت ہے اوپر بیت الذکر کا حصہ ہے اور نیچے رہائش ہے مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب وہاں مربی تھے مگر بیمار تھے۔ بیڈ پر ہی ان سے ملاقات ہوئی۔ ان کی بیگم صاحبہ بڑے پیار اور محبت سے پیش آئیں۔ وہاں پر بسیں بجلی سے چلتی دیکھیں۔ ٹرین اور ٹرام بجلی سے چلتی تو سویڈن میں دیکھ ہی چکا تھا۔

ہالینڈ میں عبدالحکیم صاحب اکمل اور ناصر احمد شمس صاحب تھے۔ یہاں کی بیت مبارک خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوئی تھی۔ یہاں شمس صاحب نے خوب سیر کرائی۔ یہاں سے بذریعہ شپ لندن کے لئے روانہ ہوا۔ رات بھر جہاز پانی میں چلتا رہا اور صبح بندرگاہ پر پہنچا۔ وہاں سے بذریعہ ٹرین اور ٹیکسی بیت فضل لندن پہنچا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ حضور لندن سے باہر تھے۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام بیت لندن تھے۔ انہوں نے مجھے نماز جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں نے بیت ناصر گوٹن برگ کی تعمیر کے سلسلہ میں دیا بعد از نماز مکرم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے مبارکباد دی اور معانقہ فرمایا۔ اس موقعہ پر بریڈفورڈ اور مانچسٹر کا بھی چکر لگایا۔ یہ سفر بذریعہ ٹرین کیا۔ بریڈفورڈ میں امینی فیملی سے ملاقات کی ناصر احمد صاحب امینی بیت ناصر کے افتتاح پر سویڈن آئے تھے اور مجھے دعوت اپنے ہاں آنے کی دے گئے تھے۔ مانچسٹر میں میری

بھانجی تھی جس کے میاں مرزا نصیر احمد صاحب وہاں مربی تھے۔ میرے پھوپھی زاد عبدالرشید صاحب بھٹی بھی وہاں رہتے تھے۔ سب سے ملاقات ہوئی۔

لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچا۔ بھائی صدرالدین صاحب کے ہاں ہفتہ عشرہ قیام کیا اور امیر صاحب کراچی کی ہدایت پر کراچی کے مختلف حلقوں کا دورہ کیا اور سلائیڈز دکھائیں ربوہ پہنچا تو میری ڈیوٹی اصلاح و ارشاد میں لگی۔ مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر تھے۔ انہوں نے مجھے دہلی گیٹ لاہور میں مربی مقرر فرمایا۔ میں اکیلا ہی لاہور گیا۔ بچے ربوہ میں ہی رہے۔ کیونکہ تعلیم حاصل کر رہے تھے اور بڑی بیٹی کی شادی کی تیاری بھی کرنی تھی۔ البتہ چھٹیوں میں پھرنے کے لئے آجاتے تھے۔ کھانا بازار سے کھاتا تھا۔

بیت الذکر میں چند نوجوان رہائش پذیر تھے۔ انور احمد صاحب ڈینٹل کالج میں طالب علم تھے، محمد اسحاق صاحب ابن ماسٹر ابراہیم صاحب تلاش روزگار میں تھے، حبیب احمد صاحب پلاسٹک کی فیکٹری میں ملازم تھے۔ مجید اللہ صاحب کسی کمپنی میں ملازم تھے۔ ان سے تعلیم و تربیت کے رنگ میں بہت قرابت رہی۔ اب بھی ان سے رابطہ ہے۔ انوار احمد صاحب کورس کر کے سروس ہسپتال میں ملازم ہیں اور اپنا ذاتی کلینک بھی کرتے ہیں۔ بال بچے دار ہوگئے ہیں۔ اپنا مکان بھی لاہور میں بنالیا ہے۔ محمد اسحاق صاحب ہالینڈ چلے گئے ہیں۔ حبیب احمد صاحب لندن میں ہیں۔ مجید اللہ صاحب لاہور میں ہی اپنی پرانی سروس میں ہیں۔ بال بچے دار ہیں۔

دہلی گیٹ میں نمازوں کی ادائیگی، خطبات جمعہ اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں بھی احباب کی رہنمائی کی جاتی رہی۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ کے پروگراموں میں شرکت کا موقعہ ملتا۔ لجنہ کے اجلاسوں میں بھی بعض اوقات تقریر کے لئے بلایا جاتا۔ احباب کے زیر دعوت دوستوں سے ملاقات اور سوال و جواب کا موقعہ ملتا۔ رمضان میں خصوصی درس ہوتا۔ نماز تراویح بیت الذکر میں موجود حافظ صاحب پڑھاتے۔

دارالذکر لاہور میں مربی کوئی نہ تھا۔ امیر صاحب ہی جمعہ پڑھاتے تھے۔ ان کی غیر حاضری میں خاکسار وہاں جا کر یہ ڈیوٹی ادا کرتا۔ اس بنا پر نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے یہ پروگرام بنا کہ میں دارالذکر میں منتقل ہوجاؤں۔ میری جگہ مکرم عبدالباسط صاحب شاہد کو دہلی گیٹ کے لئے بھجوایا گیا۔ ابھی میں ان کو چارج دے ہی رہا تھا کہ حضور نے مجھے سویڈن بھجوانے کا حکم صادر فرمایا۔ مربی سلسلہ عبدالباسط صاحب شاہد کو دہلی گیٹ چھوڑ کر میں ربوہ آ گیا۔

دوبارہ سویڈن تقرری

سویڈن کا ویزا تو میرے پاس تھا ہی۔ سیٹ بک کرائی گئی اور میں سویڈن کے لئے روانہ ہو گیا۔ ملاقات پر حضور نے فرمایا کہ یوگوسلاوین دوست کسی وجہ سے جماعت سے پیچھے ہٹ گئے ہیں ان کو واپس لانا ہے اور ناروے میں زمین حاصل کر کے بیت الذکر تعمیر کرنی ہے یہ دونوں کام فوری طور پر انجام دینے ہیں۔

بیت نور ناروے کی تعمیر

سویڈن پہنچ کر دونوں کاموں کی طرف توجہ کی۔ یوگوسلاوین دوستوں میں سے مسٹر شعیب سے رابطہ کرنے کی کوشش کی کیونکہ وہ کرتا دھرتا تھے اور جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شرکت کر چکے تھے۔ رابطہ ہو گیا فون پر حضور کا پیغام دیا اور ملاقات کرنے کو کہا۔ کہنے لگے کہ میں خود ہی بیت الذکر آ کر ملوں گا وعدہ تو کر لیا مگر بیت الذکر آنے سے کچھ شرماتے تھے۔ اسی دوران ناروے میں بیت الذکر کے لئے کوشش کی گئی اور اوسلو شہر میں موقعہ کی زمین نہ مل سکی۔ البتہ ایک مناسب بنی بنائی عمارت کا پتہ لگا کہ بک رہی ہے۔ کسی وقت یہ بلغاریہ کی ایمبیسی تھی۔ حضور سے اجازت لے کر یہ عمارت خرید لی۔ اس کے لئے رقم بھی صد سالہ جوبلی فنڈ سے حضور نے عطا فرمائی۔ اس فنڈ سے بننے والی یہ دوسری بیت الذکر تھی۔

حضور نے ہدایت فرمائی کہ رقم عمارت کے لئے میں نے دے دی ہے اب اسے بیت الذکر کی ضروریات کے لئے ڈھالنا اور ردوبدل کرنا احباب جماعت کا کام ہے۔ اس کا خرچہ بھی مقامی جماعت ادا کرے۔ چنانچہ میں نے جماعت میں تحریک کی کہ اس مقصد کے لئے ہر کمانے والا ایک ماہ کی آمد ادا کرے۔ احباب نے میری بات پر لبیک کہا اور رقم مہیا کر دی۔ عبدالغنی صاحب آف کھاریاں اوسلو میں تھے۔ وہ عمارتی کام کے ماہر تھے۔ ان کی سرکردگی میں وقار عمل کر کے عمارت کو بیت الذکر کی ضروریات کے لئے تیار کر لیا گیا اور حضور کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ تشریف لا کر اس کا افتتاح فرمائیں۔ اس کا نام بیت نور تجویز کر کے حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے لکھا جو حضور نے منظور فرما لیا۔

یہ نام رکھنے کی تین وجوہات میرے ذہن میں آئیں۔ جو کہ میں نے حضور کی خدمت میں تحریر کر دیں۔ اول یہ کہ حضرت خلیفہ اول کا نام نورالدین تھا اس نسبت سے بھی یہ نام مناسب ہے۔ دوسرا یہ کہ نور کا لفظ ناروے زبان میں بھی ہے اور اس کے معنے شمال کے ہیں۔ بیت نور کا مطلب یہ ہوا کہ شمالی علاقہ کی بیت الذکر۔ ناروے کا علاقہ ہے بھی شمال میں۔ گویا یہ بیت الذکر اس لحاظ سے اسم بامسمّٰی ہوئی۔ تیسرے یہ کہ سب سے پہلے نارویجن دوست جو احمدی ہوئے ان کا نام حضور نے نور احمد رکھا تھا۔ تو ایک نسبت یہ بنتی ہے۔ حضور نے منظوری دے دی۔ اس نام کی منظوری سے مجھے بڑی خوشی ہوئی میں نے اس کا اعلان کرنے کے لئے جمعہ کا دن رکھا کہ ناروے جا کر خطبہ جمعہ میں اس کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ میں اوسلو گیا۔ مکرم مقصود احمد صاحب ورک کے گھر قیام کیا۔ جنوری کا مہینہ تھا۔ برف پڑی ہوئی تھی ٹمپریچر منفی 30 تھا۔ میں بیت الذکر جانے کے لئے نکلا۔ برف پر پاؤں پھسل گیا۔ گرنے سے دایاں بازو جسم کے نیچے آ گیا اور اس میں فریکچر ہو گیا۔ بیت الذکر جانے کی بجائے ہسپتال پہنچ گیا۔ صدر جماعت کو کہا کہ وہ جمعہ میں بیت الذکر کے نام کا اعلان کر دیں۔

بیت نور اوسلو تیار ہوگئی۔ تو حضور افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی سے حضور نے بیت الذکر کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر ناروے میں مقیم احمدی احباب کے علاوہ سویڈن اور ڈنمارک کے دوست بھی تقریب میں شریک ہوئے۔ بیت نور اوسلو کے افتتاح سے ناروے کا مشن سویڈن سے الگ کر دیا گیا اور مکرم کمال یوسف صاحب کو ناروے کا مشنری انچارج مقرر کیا گیا۔

اوسلو کے ہسپتال میں میری ابتدائی مرہم پٹی کر دی گئی اور مجھے کہا کہ چونکہ تم سویڈن میں رہتے ہو اس لئے اصل علاج وہاں ہی ہوگا۔ چنانچہ میں گوٹن برگ آ گیا اور وہاں ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ یہ اطلاع کسی طرح یوگوسلاوین دوست شعیب صاحب کو ہوئی جو کہ بیت الذکر میں آنے سے کتراتے تھے۔ انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور میری عیادت کے لئے مع فیملی ہسپتال میں تشریف لائے۔ مگر میں اس وقت ہسپتال سے فارغ ہو کر مشن ہاؤس جا چکا تھا۔ اس لئے وہ چاروناچار مشن ہاؤس آئے اور مجھ سے ملاقات کی۔ اس وقت بعض اور دوست بھی موجود تھے ان سے بھی ملے۔ اس طرح ان کی جھجک دور ہوگئی اور بیت الذکر سے رابطہ بحال ہو گیا اور دوسرے دوستوں کو بھی بیت الذکر آنے کی تحریک کی۔

حضور کی خدمت میں اطلاع کر دی کہ شعیب صاحب مع ساتھیوں کے واپس آ گئے ہیں میری بیماری نے یہ سامان کر دیا اور حضور کی خواہش پوری ہوگئی۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبیل انعام ملنے والی تقریب میں شرکت

ایک اہم تقریب کا حال لکھنا بھی مناسب ہوگا وہ یہ کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبیل انعام ملنے کا اعلان ہوا۔ یہ 1979ء کی بات ہے حضور لندن میں تھے۔ حضور کو اطلاع دی حضور نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا تقسیم انعامات کے لئے نوبیل کمیٹی کی طرف سے 9 دسمبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے مجھے بھی دعوت نامہ آیا۔ مگر اس تقریب میں شامل ہونے والوں کو ایک خاص قسم کا سوٹ پہننا ہوتا ہے۔ ایک دن کے لئے یہ سوٹ بنوانا اسراف معلوم ہوا۔ اس لئے میں نے اس تقریب میں جانے کا خیال ترک کر دیا۔ مگر احباب جماعت کا اصرار تھا کہ یہ خاص تقریب ہے اس میں ضرور جانا چاہئے۔ پتہ لگا کہ اس قسم کے سوٹ کرایہ پر بھی مل جاتے ہیں مگر میرے سائز کا کوئی سوٹ نہ مل سکا۔ بڑے بڑے تھے۔

اسی کشمکش میں تھا کہ اخبار میں خبر پڑھی کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے نوبیل کمیٹی سے درخواست کی ہے کہ انہیں اپنا قومی لباس پہن کر شامل ہونے کی اجازت دی جائے، ان کو اجازت مل گئی۔ اب ڈاکٹر صاحب پگڑی، اچکن اور کھسہ پہن کر تقریب میں شامل ہوں گے۔ یہ خبر پڑھ کر میں نے بھی اچکن پہن کر تقریب میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ گوٹن برگ سے میں سٹاک ہالم گیا جہاں یہ تقریب منعقد ہونی تھی۔ اصل تقریب سے پہلے ڈاکٹر صاحب کے لئے ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں میں بھی شامل ہوا۔ ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی۔ ان کی بیگمات بھی ملیں۔ تقریب سے پہلے لندن سے ڈاکٹر صاحب کی پاکستانی بیوی کا فون آیا کہ ڈاکٹر صاحب کی تقریب میں شامل ہونا ہے ڈاکٹر صاحب کا اصرار ہے اور میں پردہ کرتی ہوں یہاں صدر لجنہ بھی ہوں وہاں پردہ کے بغیر عورتیں ہوں گی۔ میں کیا کروں مجھے مشورہ دیں میں نے کہا آپ کو ضرور شامل ہونا چاہئے۔ کوٹ پہن لیں اور سر پر اسکارف کے ذریعہ پردہ کر لیں اور رنگدار عینک استعمال کر لیں۔ اس طرح آپ باپردہ ہی شامل ہو سکیں گی۔ چنانچہ وہ تشریف لائیں اور تقریب میں شامل ہوئیں۔ یہی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بطور بیوی بیٹھیں۔

اس تقریب کے دو حصے تھے ایک تقسیم انعامات اور دوسرا رات کا کھانا۔ یہ دونوں تقاریب دو مختلف ہالوں میں منعقد ہوئیں۔ تقسیم انعامات والے ہال میں ایک سٹیج تھا۔ جس پر ایک طرف انعام لینے والے بیٹھے تھے۔ جن میں نمایاں شخصیت پاکستانی لباس میں ملبوس ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تھی دوسری طرف وہ سکالرز بیٹھے تھے جن کو پہلے نوبیل انعام مل چکا تھا درمیان میں شاہ سویڈن بطور مہمان خصوصی بیٹھے تھے۔ ہال میں علاوہ ڈاکٹر صاحب کے دو اچکن والے اور تھے ایک میں اور ایک پاکستانی سفیر۔

سیکرٹری نوبیل کمیٹی باری باری انعام لینے والوں کا نام لیتا جو کہ ایک دائرہ میں آ کر کھڑا ہو جاتا۔ دائرہ میں N لکھا ہوا تھا۔ اس کی تحقیقی اور علمی خدمات کا مختصر تذکرہ کرتا اور بادشاہ سے درخواست کرتا اور وہ اٹھ کر انعام میڈل عطا کرتا۔ اس موقعہ پر سٹیج پھولوں سے لدا ہوا تھا۔ اردگرد اوپر نیچے پھول ہی پھول نظر آ رہے تھے۔ بتایا گیا کہ یہ پھول ہالینڈ سے اس تقریب کے لئے منگوائے جاتے ہیں۔

اس تقریب کے بعد کھانے کا پروگرام تھا کھانے کا انتظام دوسرے ہال میں تھا جو کہ قریب ہی تھا۔ لوگ وہاں گئے اور اپنی اپنی سیٹ پر جا بیٹھے۔ انعام لینے والوں کے لئے بادشاہ کے ساتھ الگ جگہ تھی۔ بادشاہ

(باقی صفحہ 5 پر)

مکرم عبدالمنان ناہید صاحب

معجزہ تھا ترے انفاس مسیحائی کا

جب مجھے دوبارہ زندگی ملی

خلیفۂ وقت کی دعا سے زندگی واپس لوٹ آئی

ایم۔ٹی۔اے کے ایک انٹرویو میں مکرم ومحترم جنرل محمود الحسن صاحب کے ساتھ خاکسار بھی شامل تھا۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ انٹرویو لے رہے تھے۔ قدرت ثانیہ کے حسن واحسان، لطف وعنایات اور کشف وکرامات سے متعلق کچھ یادوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ کہ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ کی ایک شدید بیماری کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کے لئے جو پھول بھیجے تھے ان کا بھی ذکر کریں۔ خاکسار نے آپ کا یہ ارشاد ایک خوشگوار حیرت اور تعجب سے ایک خبر کی طرح سنا اور عرض کیا کہ مجھے تو کوئی ایسی بات یاد نہیں۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب (آپ ان دنوں امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی تھے) نے فرمایا کہ آپ کو کیوں یاد نہیں۔ وہ پھول آپ تک پہنچانے کا کام حضور نے میرے سپرد کیا تھا اور میں نے کوثر میڈیکل سنٹر راولپنڈی میں جا کر آپ کو دیئے تھے خاکسار کی یادداشت نے پھر بھی ساتھ نہ دیا۔ بیہوشی یا نیم بیہوشی کے عالم میں وہ آئے تو میرا حافظہ اس ساعت سعد کو محفوظ نہ رکھ سکا۔ غالباً ہسپتال کے عملہ نے کہیں رکھ دیئے ہوں گے۔

دل پر بیماری کا یہ پہلا حملہ (Heart attack) اتنا شدید تھا کہ سینہ درد سے پھٹا جا رہا تھا جس کی وجہ سے آنسو بے اختیار بہے جا رہے تھے۔ رات کا وقت تھا کوثر میڈیکل سنٹر سے جنرل مسعود الحسن نوری کو ان کے گھر پر فون کیا گیا۔ میری حالت بتا کر یہ کہا گیا کہ ہم ان کو لے کر آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں میرے گھر پر نہ لائیں۔ سیدھے ملٹری ہسپتال پہنچیں۔ میں بھی وہاں پہنچتا ہوں۔ وقت بچائیں۔ میری ایمبولینس ہسپتال پہنچی تو مکرم نوری صاحب وہاں پہنچ چکے تھے۔ فوری طبی امداد کے بعد کوثر میڈیکل سنٹر بھجوا دیا گیا اس ہدایت کے ساتھ کہ چھ ماہ تک بستر تک سے اٹھنے کی اجازت نہ ہوگی۔ سوائے واش روم کے کہیں جانا نہ ہو گا۔ کھانا پینا، نماز، ملاقاتیں سب لیٹے لیٹے ہی ہوں گی۔ آنکھ کھلی تو رات گزر چکی تھی۔ میں عائشہ محمودہ صاحبہ (خاکسار کی رفیقہ حیات) کے کمرہ میں تھا جہاں وہ برین ٹیومر کے ساتھ زندگی کے آخری دن کاٹ رہی تھیں اور جنہیں ان کی بیماری کی وجہ سے اس حادثہ سے بے خبر رکھا گیا تھا۔ ڈاکٹر کوثر ECG پر نظریں جمائے بیٹھی تھیں اور محمودہ کی بہن لاہور سے پہنچ چکی تھیں اور میرے سرہانے بیٹھی تھیں۔ اس روز مجھے ساتھ والے کمرہ میں منتقل کر دیا گیا۔

بعد میں مجیب الرحمٰن صاحب سے ایک ملاقات میں نوری صاحب نے فرمایا کہ

He was like a dead man when he was brought to me.

یعنی جب ان کو میرے پاس لایا گیا تو یہ مردہ حالت کی طرح تھے۔ لیکن اس تن مردہ کا ایک مسیحی نفس کی دعاؤں سے زندہ ہو جانا مقدر تھا۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

بیماری کے ابتدائی ایام میں اس کی شدت اور نوعیت اور خاکسار کی اپنی سوچ کا رخ کدھر تھا اس کا اندازہ ان چند اشعار سے لگایا جا سکتا ہے جو کاغذ میسر نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ہسپتال کی فائل پر ہی لکھ دئے تھے جو فارغ ہونے پر میں گھر لے آیا تھا۔

سکوتِ شب نہ ٹوٹے گا کبھی پھر
نہ جاگے گی کبھی یہ زندگی پھر
وہ جس سے بیکراں اٹھتے تھے شعلے
وہ چنگاری دبی ہی رہ گئی پھر
ابھی کچھ اور بھی کہنا تھا میں نے
رہے گی بات دل کی اَن کہی پھر
ہم اس محفل میں شاید اب نہ ہوں گے
مگر آئیگا ذکر اپنا کبھی پھر
محبت کرنے والے جب نہ ہوں گے
کہاں جائے گی تیری دلبری پھر
اٹھیں گے خواب نوشیں سے تو ہو گی
ملاقات ایک دن تیری مری پھر
اسی سے کام لے لینا تھا ناہیدؔ
نہیں ملتی کبھی یہ زندگی پھر

لیکن جب حالت سنبھل گئی تو یہ شعر ہو گئے:۔

رگوں میں موج خوں چلنے لگی پھر
ہوئی شاخ تمنا بھی ہری پھر
یہ بیماری تو جاں لیوا تھی یارو
یہ خالی ہاتھ کیوں جاتی رہی پھر
وبال جاں تھا کربِ درد مندی
یہ جاں اس سے نکل کر آ گئی پھر
دلِ ناداں دلِ ناداں ہی نکلا
جو کر لی موت سے پہلو تہی پھر
یہ بن سکتی تھی پیکر نُور کا بھی
یہ خاکستر تو خاکستر رہی پھر

اب مجیب الرحمان صاحب کے انکشاف نے طبیعت کو ایک ایسی کیفیت میں مبتلا کر دیا کہ خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات ایک نظم ''دعاؤں کے پھول'' میں ڈھل گئے۔ یہ پہلا موقعہ نہ تھا کہ اس مظہر قدرت ثانیہ کی معجزانہ توجہ سے قادر ومقتدر خدا نے اپنے اس عاجز نہایت ہی کمزور اور پُر تقصیر بندے کی بڑے ہی نامساعد حالات میں جان بخشی فرما دی۔

دعاؤں کے پھول

نیم بیہوشی کے عالَم میں ہوئے یاد سے محو
دل کو دربارِ خلافت سے جو پھول آئے تھے
ہائے وہ پھول کہ تھے جاں کے لئے سرمایۂ جاں
عرش کو اٹھتی دعاؤں نے جو مہکائے تھے
دور پردیس میں اک اشکوں سے بھیگی ہوئی رات
اور اس سمت بپا معرکۂ مرگ و حیات
تھے بہت تلخ شب و روز جو جاں پر گزرے
تلخ تر ہے ابھی اس تلخیٔ حالات کی بات
رنگ و خوشبو میرے ماحول میں آئے ہوں گے
اُس گھڑی میں مَیں کہاں تھا مجھے معلوم نہیں
جانِ مجبور تھی محرومیٔ احساس میں گُم
کتنا پُر کیف سماں تھا، مجھے معلوم نہیں
مَیں تو سمجھا تھا کہ ہر قطرۂ خوں ختم ہوا
ابھی رگ رگ میں لہو تھا، مجھے معلوم نہ تھا
ڈوبتی نبض پہ رکھا تھا کسی شخص نے ہاتھ
میرے محبوب! یہ تُو تھا، مجھے معلوم نہ تھا
کسطرح ایک تنِ مُردہ میں جاں ڈالی گئی
کام یہ تھا نہ کسی حکمت و دانائی کا
مظہرِ قدرتِ ثانیہ تھا تیرا وجود
معجزہ تھا ترے انفاسِ مسیحائی کا

بقیہ صفحہ 4۔ مولانا منیر الدین احمد صاحب

اور ملکہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بیٹھے۔ ڈاکٹر صاحب کی بیگم بھی قریب ہی تھیں۔ ان کے رواج کے مطابق بادشاہ کھاتے ہوئے بات نہیں کرتا مگر ملکہ اس دوران ڈاکٹر صاحب سے متواتر باتیں کرتی رہیں۔

اس موقعہ پر میں کچھ لٹریچر بھی ساتھ لے گیا تھا۔ مختلف لوگوں کو دیا گیا۔ بادشاہ کے پاس بھی چلا گیا۔ اس سے ملا اپنا تعارف کرایا اور کتاب Essence of Islam پیش کی جو کہ اس نے اٹھ کر وصول کی اور شکریہ ادا کیا۔

کھانے کے بعد تقاریر کا پروگرام تھا۔ تین تقاریر ہوئیں جن میں ڈاکٹر صاحب کی تقریر بھی شامل تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے سورۃ ملک کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی۔ ترجمہ اور تفسیر بیان کی اور کہا کہ میری تحقیق کا ایک ذریعہ قرآن کریم ہے۔ یہ تقریب ہر سال منعقد ہوتی ہے مگر یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس میں قرآن پڑھا گیا۔

بعد ازاں ڈاکٹر صاحب گوٹن برگ تشریف لائے۔ بیت الذکر میں احباب جماعت سے ملے۔ نماز عشاء ادا کی اور احباب کے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ جاتے ہوئے بیت الذکر کے لئے عطیہ بھی عطا بھی فرمایا۔

مکرم کریم الدین احمد صاحب

کوہ نوردی معلوماتی صحت افزا مشغلہ

ربوہ نے ہمیں بہت سے انجانے اور ان دیکھے رنگوں اور خوشبوؤں سے آشنائی کروائی ہے۔ ان میں سے ایک کوہ نوردی ہے۔ قدرت نے ہمارے ملک کو طرح طرح کی سیماب گری سے نوازا ہے۔ ریگستان، میدان، پہاڑ، دریا اور سمندر، کون سی جہت ہے جس سے ہم نوازے نہ گئے ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹرز کی رہائش نے ہم پر یہ آشکارا کیا کہ یکدم اچھے بھلے سنجیدہ احباب گرمیوں میں ایک دن کمر پر بڑا سا بستہ (بعدہٗ ہمیں علم ہوا کہ اسے Back Pack / Ruck Sack کہتے ہیں) اٹھائے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھامے جو دکھائی دیتے ہیں دراصل یہ لوگ نئے دیسوں اور نئے علاقوں میں قدرت کا ایک نیا رنگ اور جلوہ دیکھنے کی جستجو میں بن باس لینے نکلنے کا عزم لئے ہوتے ہیں۔ جسے عرف عام میں کوہ نوردی (Hiking) کہتے ہیں۔ ہر چند کہ ہمارا ملک دنیا کے خوبصورت ترین قدرتی مناظر سے نوازا گیا ہے اور دنیا جہاں کے لوگ اس کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہونے کے لئے ہزاروں میل کا سفر طے کرکے بالخصوص گرمیوں میں ادھر کا رخ کرتے ہیں لیکن ہمارے اپنے ملک کے باشندے اس نعمت خداوندی سے حظ اٹھانے کے کچھ بہت زیادہ شائق نہ ہیں اور اب تو ربوہ میں بھی اس کی چہل پہل ماندسی پڑی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے کالج کے زمانہ میں تو کالج اور جامعہ کے طلباء میں تو ایک اچھا صحت مندانہ مقابلہ سا رہا کرتا تھا کہ کون زیادہ کٹھن اور دلچسپ علاقہ کی خبر لائے گا۔

موسم کی تبدیلی نے خاکسار کو آمادہ کیا ہے کہ اپنی سی سعی کر دیکھوں کہ شاید کسی کے دل میں تڑپ پیدا ہو جائے، ورنہ جو حالات ملک میں درپیش ہیں ان میں تو پہاڑوں کی طرف نکلنے کا سوچنا بھی بظاہر جہالت محسوس ہوتا۔ پچھلے سال بھی اسی قسم کے حالات تھے۔ ہم سوچتے تھے کہ جائیں کہ نہ جائیں۔ آخر شوق غالب آیا اور ہم ایک مکمل طور پر انجان اور ان دیکھے علاقہ کہ جس کے بارہ میں ہم مزاج آشنا احباب کی زبانی بھی کبھی نہ سنا تھا، کی تلاش میں نکل گئے۔ جیسے ہی گھر سے نکلے تو دل و دماغ میں چھپے ہوئے تمام خوف اور انقباض دھوئیں کی طرح غائب ہوگئے۔ شاید ایسے ہی کسی موقع کے لئے مرزا غالب نے کہا تھا کہ

رنج سے خوگر ہو انسان تو مٹ جاتا ہے رنج

خاکسار تو پورے یقین اور انصاف سے یہ خیال رکھتا ہے کہ جس قدر گھٹن اور معاشرتی تشدد کا ہمارا معاشرہ شکار ہے۔ ذہنی و عملی توازن قائم رکھنے کے لئے تو ہمیں اپنے آپ سے جہاد کرکے بھی ان اطوار و مشاغل کو اختیار کرنا پڑے تو پھر بھی یہ منزل سر کرنے کی اپنی سی کوشش ضرور کرنی چاہئے۔ استاد دامن کا یہ شعر ہماری گھٹن اور مشکل جس میں آج سارا معاشرہ ڈوبا ہوا ہے کی بہت خوبصورت انداز میں ترجمانی کرتا ہے۔

جے بولاں گا تے مار دیون گے
چپ رہواں گا تے مر جاواں گا

سو ہماری تو یہی سفارش ہے کہ زندگی سے بھرپور مشاغل کو اپنے آپ پر جبر کرکے بھی اختیار کرنا پڑے تو یہ پہاڑ سر کرنے کی جستجو کریں۔ گزشتہ سال کی یہ سیر ہم نے شاہراہ قراقرم پر واقع انڈس کوہستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ پٹن سے شروع کی اور اس کی ایک ذیلی وادی پالاس اور وادی کاغان کے درمیانی علاقہ کو پار (Cross) کرتے ہوئے سات دن کی کوہ نوردی کے بعد وادی کاغان کے مشہور و معروف قصبہ ناران میں ختم کی۔ راستہ میں ''لیڈی سطح مرتفع (Laidy Pasture) جو کہ سطح سمندر سے بارہ ساڑھے بارہ ہزار فٹ کی بلندی پر پالاس وادی اور کاغان وادی کے سنگم پر واقع ہے۔ پر قدرت کی صناعی کا ایک عجب رنگ اور نظارہ کا لطف اٹھایا اور قرآنی فرمان کہ ہر آنے والا دن خداتعالیٰ کی اک نئی آن اور نئی شان کا جلوہ اپنے اندر سموئے طلوع ہوتا ہے کی گواہی دیکھی۔

ہمارے ملک کے شمالی علاقہ جات میں واقع کاغان، کوہستان، سوات، گلگت، بلتستان اور دیگر وادیاں بشمول کشمیر کوہ نوردی کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ بنیادی طور پر یہ علاقہ جات جس طرح ہاتھ کی انگلیاں ایک دوسرے کے متوازی ہیں اسی طرح یہ وادیاں تقریباً ایک دوسرے کے متوازی واقع ہیں اور ہمارے ہاتھ کی ہتھیلی کو پنجاب اور زیریں صوبہ سرحد قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اگر دوسری طرف سے دیکھیں تو بلتستان گلگت اور ایک حد تک چترال کو ہتھیلی گردانا جاسکتا ہے۔ اگر ایک انگلی کے ناخن والے حصہ سے اگر دوسری انگلی کے ناخن والے حصہ تک بغیر لمس کے قطع کئے ہوئے جانا ہو تو ایک انگلی کا سفر طے کرکے دوسری انگلی کا سفر اختیار کرنا ہوگا۔ اسی طرح اگر سڑکوں کے راستے ان وادیوں کی سیر کرنی ہو تو واپس ہتھیلی پر پہنچ کر ہی دوسری وادی کی سیر کو جایا جاسکتا ہے اور جیسے ایک انگلی سے دوسری انگلی تک چھلانگ لگا کر بھی جایا جاسکتا ہے اسی طرح ایک وادی سے دوسری وادی تک کوہ نوردی کرتے ہوئے گلیوں کے ذریعہ چھلانگیں لگاتے ہوئے گھوما جاسکتا ہے۔ یہ تمام وادیاں گلیوں کے ذریعہ آپس میں ملی ہوئی ہیں۔

دو وادیوں کے ملاپ کے مقام کو گلی کہا جاتا ہے۔ عرف عام میں مری اور نتھیا گلی کے اردگرد کا علاقہ گلیات کہلاتا ہے۔ آپ ان علاقوں کی سیر کو کبھی جائیں تو آپ کو وہاں بہت سے مقام گلیوں کے نام سے موسوم ملتے ہیں جیسے گھوڑا گلی، جھیکا گلی، ڈونگا گلی وغیرہ وغیرہ۔ غور کیجئے گا تو آپ کو احساس ہوگا کہ یہ تمام گلیاں دراصل دو وادیوں کے ملاپ کا مقام ہیں۔ دراصل بہت سی چھوٹی چھوٹی وادیوں کے مجموعہ کا نام ہی بڑی وادیاں ہیں۔ انسان اگر ساری عمر بھی ان میں گھومتا رہے تو ان کا فسوں اور سفر نہ ختم ہوگا۔

ان جانے اور ان دیکھے راستوں کا اک الگ نشہ اور لطف ہے۔ ان وادیوں میں بہت سے جانے پہچانے راستے (Tracks) ہیں جو کہ مقامی لوگ صدیوں سے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان راستوں کی اطلاع اور خبر آپ کو بآسانی مل سکتی ہے۔ بلکہ قدم قدم کی خبر اور راہنمائی کا لٹریچر موجود ہے اور ذراسی تحقیق و جستجو سے اس تک رسائی بآسانی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہم نے دو سال قبل نلتر وادی جو کہ گلگت سے کچھ فاصلہ پر گلگت، وادی ہنزہ روڈ سے کچھ ہٹ کر واقع ہے اور پکھوڑا وادی جو کہ گلگت چترال روڈ سے کچھ ہٹ کر واقع ہے، کی کوہ نوردی کے سفر کے دوران اس کا انتہائی خوشگوار حظ اٹھایا تھا۔ ان ہر دو وادیوں کے ملاپ کے مقام کا نام ''شانی گلی'' ہے۔ یہیں سے شانی گلیشیر شروع ہوتا ہے۔ نلتر والی طرف انتہائی خوبصورت اور خوب ہری بھری اور Tree Line سے نیچے گھنے جنگلوں سے بھرپور ہے۔ جبکہ پکھوڑا کی طرف والا علاقہ یکسر ہریالی سے محروم ہے۔ مکمل طور پر سنگلاخ اور چٹیل پہاڑوں میں گھرا یہ علاقہ ہے اور شانی گلی سے لے کر پکھوڑا تک چند جھونپڑیوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی ''یُت'' نامی بستی کے علاوہ کچھ آبادی نہ ہے۔

راستہ بالخصوص شانی گلی سے لے کر ''یُت'' تک موہوم اور کٹا پھٹا ہے۔ بہت سی جگہوں پر راستہ بھول جانے کے مکمل سامان میسر ہیں۔ ہم بھی ایک جگہ پر راستہ بھول کر غلط طرف گھوم گئے تھے۔ کچھ آگے جا کر جب راستہ بالکل معدوم ہوگیا تو پریشان ہو کر بیٹھ گئے کہ اب کیا ہو۔ ہمارے ساتھی مرزا وحید ایک انگریز خاتون Ms. Shaw کی اس علاقہ سے متعلق مقالہ/کتاب کے متعلقہ حصہ کی نقل ہمراہ لے گئے ہوئے تھے۔ ہم وحید کی ہر بات سے اختلاف کرنا عین دانش و دانائی کی معراج خیال کرتے ہیں۔ تمام راستہ اس کی اس حرکت پر ہم خوب اس کا مذاق اڑاتے رہے کہ اس کی کیا ضرورت تھی جو لطف اور اعتماد مقامی لوگوں سے راستہ کی معلومات حاصل کرکے راستہ طے کرنے میں ہے وہ کتاب بینی میں کہاں ہے۔ ہمارے ساتھ کوئی گائیڈ بھی نہ تھا اور نہ ہی اس وقت کوئی راہ روی دور دور تک دکھائی دے رہا تھا کہ اس سے راہنمائی ہی حاصل کرلیں۔ سخت پشیمانی کا عالم تھا۔ ایسے میں اس کی کتاب کا خیال آیا۔ دیکھا تو اس ظالم نے ایسی وضاحت اور مفصل رنگ میں اس مقام کا ذکر کیا تھا کہ اس کی دانش اور علم کے ہم عمر بھر کے لئے غلام ہوگئے۔ وحید کی سمجھ کے ہم پھر بھی کوئی زیادہ اسیر نہ ہوئے تھے کہ اسے اس وقت یہ خیال نہ آیا تھا کہ اس کی کتاب کو دیکھا جائے کہ شاید وہاں سے راہنمائی حاصل ہوجائے۔ تقریباً ہر سفر میں ایسے دو چار مقامات بالضرور درپیش ہوتے ہیں کہ عمر بھر کا گرانقدر سرمایہ بن جاتے ہیں۔

میری الفضل کے محترم قارئین سے بالعموم اور نوجوان قارئین سے بالخصوص سفارش ہے کہ وہ اس جہان رنگ و بو کی جہاں گردی کرکے تو دیکھیں، اگر عمر بھر کے لئے اس کے اسیر نہ ہوگئے۔ گر جیت گئے تو کیا کہنا ہارے بھی تو بازی مات نہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کو اگر کوئی معلومات درکار ہوں تو حتی المقدور انہیں بہم پہنچانے کی ہر ممکن سعی کی جائے گی، یا ممکنہ ادارہ یا افراد تک راہنمائی مہیا کردی جائے گی۔ ربوہ کے دیگر قرضوں میں سے ایک قرض سائیکل سفر کا میدان بھی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب یہ تحریک جاری کی تھی تو ہم نے میدانی علاقوں میں بہت سائیکل سفر کئے۔ بشرط زندگی اس بارہ میں بھی اپنے احساسات کو قارئین سے کبھی Share کرنے کی سعی کروں گا۔ اسی سلسلہ میں الفضل کے مؤقر قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ جنہوں نے غیر ممالک میں محض جہازوں اور گاڑیوں پر شہر نوردی ہی نہ کی ہو بلکہ حقیقتاً ان ممالک کی سیر کی ہو کہ وہ ہم جیسے نابلد و نوآموز مسافروں کی راہنمائی کریں۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

موڈ خوشگوار بنانے کے طریق

''آج میرا موڈ خراب ہے'' یہ وہ جملہ ہے جو ہم ایک دوسرے سے دن میں کئی بار سنتے ہیں۔ ذرا سی بات ہمیں ناگوار گزرے تو ہمارا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔ میں آپ کو چند ایسے طریقے بتاتا ہوں جو آپ کے خراب موڈ کو خوشگوار بنانے میں مدد کریں گے۔ وہ طریقے درج ذیل ہیں۔

☆ ہلکی پھلکی ایکسرسائز اور واک سے ہمارا جسم خون میں اینڈروفن (Androfen) ہارمون خارج کرتا ہے۔ یہ بائیوکیمیکلز (Bio-Chemicals) کی ایک قسم ہے جس کو نیورو ہارمونز (Neuro-Hormons) بھی کہا جاتا ہے۔ نیورو ہارمونز یعنی اینڈروفن ہمارے زوسیلز یعنی دماغ سے متعلقہ خلیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جو نتیجتاً دماغ کو حکم دیتے ہیں۔ کہ مثبت انداز میں سوچے۔ اینڈروفن کے خون میں شامل ہونے سے ہمارا موڈ اچھا یعنی Boost Up ہوتا ہے اور ہمارے ذہنی تناؤ کی سطح کم ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ذہنی مریضوں کے لئے ہلکی پھلکی سیر ان کے علاج کا اہم حصہ ہوتی ہے۔

☆ اگر آپ کو میٹھے سے پرہیز نہیں ہے تو آپ چاکلیٹ کھائیں۔

کیونکہ کوکو بینز ہمارا ڈیپریشن لیول کم کرکے موڈ کو خوشگوار کردیتے ہیں۔ اس لئے چاکلیٹ کو سائیکو ایکٹو فوڈ Psycho-Active Food بھی کہا جاتا ہے کوکو بینز نیورو ویسکولر ایکٹیویٹی (Neuro-Vascular Activity) کو بڑھاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ذہن سے منفی خیالات کم ہو جاتے ہیں اور اس طرح موڈ خوشگوار ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ مثبت انداز سے سوچنے کی توفیق دے اور منفی خیالات ہمارے ذہن میں جگہ نہ پائیں۔ خدا کرے کہ ہم سب لمبی صحت والی فعال زندگی پائیں اور خدمت دین اور خدمت خلق کرنے کی توفیق بھی زیادہ سے زیادہ ملے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم غلام احمد سرور صاحب صدر محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی حانیہ مصطفیٰ واقفہ نو ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر وسطی ربوہ کی تقریب آمین مورخہ 8/اگست 2009ء کو بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ تقریب آمین کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے بچی سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ بچی نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا محترمہ سائرہ صاحبہ نے قرآن پڑھانے کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزاء خیر دے۔ بچی مکرم غلام رسول صاحب مرحوم دارالنصر وسطی ربوہ کی پوتی اور مکرم نصیر احمد صاحب بہلوپوری مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو قرآن کریم کا علم وعرفان عطا فرمائے اور اس کی روشنی سے ان کے سینوں کو منور فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے محترمہ امبر بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم حسان احمد بٹ صاحب آف جرمنی کو مورخہ 24 جولائی 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطیۃ الاول نام عطا فرمایا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولودہ مکرم محمد سلیمان بٹ صاحب کی نواسی اور مکرم نصیر احمد بٹ صاحب کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی وبابرکت عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مظفر احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو مورخہ 28 جون 2009ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام عاتکہ تجویز کیا گیا ہے۔ بچی مکرم منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور محترمہ مسرت نور صاحبہ صدر لجنہ حلقہ نمبر 3 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو درازی عمر عطا کرے نیز خادمہ سلسلہ اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب کی وفات

مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب سابق انسپکٹر (مراقب) مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مورخہ 4/اگست 2009ء کو لندن میں وفات پا گئے۔ مورخہ 7/اگست 2009ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعہ نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مورخہ 9/اگست کو آپ کی میت ربوہ لائی گئی اور اسی دن بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی مرحوم واقف زندگی تھے اور نصف صدی سے زائد خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ آپ نیک، تہجد گزار، پابند صوم وصلوٰۃ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت واخلاص رکھتے تھے۔ نیز اولاد کو بھی ہمیشہ اس کی تحریک کرتے رہتے تھے۔ آپ حضرت حافظ فضل عظیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور حضرت حافظ محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار، مکرم فضل اللہ طارق صاحب امیر و مشنری انچارج فجی، مکرم مسیح اللہ طارق صاحب ہنسلو، دو بیٹیاں مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب اور مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ نائب سیکرٹری صنعت وتجارت لجنہ اماء اللہ یوکے اہلیہ مکرم مرزا عبدالرشید صاحب یوکے چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کاروبار کے مواقع

لاہور کی ایک فارماسیوٹیکل کمپنی کو سیالکوٹ، گوجرانوالہ، جہلم اور سکھر میں اپنی پروڈکٹس کی سیل کے لئے سیلزمین درکار ہیں خواہشمند احباب درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ عدیل احمد صاحب

The Vitamin Company

0321-4095111/042-5863992-4

(نظارت صنعت وتجارت)

فری میڈیکل کیمپ

مکرم مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کے واقف ڈاکٹر مکرم عبدالحنان طاہر صاحب میڈیکل آفیسر احمدیہ ہسپتال فری ٹاؤن سیرالیون کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہ جون و جولائی 2009ء میں فری ٹاؤن سے 18 کلومیٹر دور واقعہ Water Loo کے مقام پر دو عدد فری میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملی۔ محترم امیر صاحب سیرالیون نے علاقہ کے چیف کے ذریعے میڈیکل کیمپ کے انعقاد کی اطلاع قبل از وقت کروا دی تھی۔ چنانچہ میڈیکل کیمپ والے روز مکرم ڈاکٹر صاحب اپنے سٹاف کے ہمراہ صبح سویرے مجوزہ جگہ پر پہنچ گئے اور دونوں میڈیکل کیمپس میں 60 سے زائد مریضان کا معائنہ کر کے ان کو دوائی دی۔ علاقہ کے لوگ اس سہولت کے میسر آنے پر بہت خوش تھے اور انہوں نے آئندہ بھی مزید میڈیکل کیمپس لگانے کی درخواست کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ڈاکٹروں کو صحت وتندرستی والی فعال زندگی عطا کرے اور انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو انفارمیشن سسٹم آڈٹ سپیشلسٹ اور انفارمیشن سسٹم آڈٹ سپروائزر درکار ہیں۔ درخواستیں 23/اگست 2009ء تک hr@pifra.gov.pk پر بھجوائی جا سکتی ہیں۔

پاکستان آئل فیلڈز لمیٹڈ کو ڈرلنگ مینیجر، کمپنی مین Tool Pusher، سینئر ریزروئیر مینیجر درکار ہیں درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 16/اگست 2009ء ہے۔

فاؤنڈیشن یونیورسٹی اسلام آباد کو مختلف ڈیپارٹمنٹس میں نوجوان درکار ہیں۔

پیپکو کو ڈپٹی مینیجر اور اسسٹنٹ مینیجر درکار ہیں رابطہ کیلئے www.hesco.gov.pk

اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور کو اسسٹنٹ پروفیسرز درکار ہیں۔

نوٹ۔ تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 9/اگست 2009ء کا روزنامہ ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

دورہ نمائندہ مینیجر

مکرم مبشر احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایا جات کی وصولی کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ نیز کاروباری حضرات الفضل میں اشتہارات دیکر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ورکشاپ نیٹ ورکنگ

(AACP ربوہ مجلس)

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ مجلس کی جانب سے ایک کامیاب ورکشاپ مورخہ 27 جون تا 2/اگست 2009ء نصرت جہاں انٹر کالج کی کمپیوٹر لیب میں منعقد ہوئی۔ کمپیوٹرز اور سیٹس کی تعداد محدود ہونے کی وجہ سے صرف چنیدہ احباب کو ہی اس ورکشاپ میں شامل کیا گیا کل 30/افراد جن میں 16 مرد اور 14 خواتین شامل تھیں کو رجسٹر کیا گیا۔ کلاس کے انسٹرکٹر مکرم عمران بشیر صاحب اسسٹنٹ نیٹ ورک ایڈمن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تھے۔ کلاس روزانہ 3 بجے تا 5 بجے سہ پہر ہوتی رہی، باوجود شدید گرمی اور لوڈ شیڈنگ کے طلباء وطالبات نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ کلاس کے اختتام پر طلبہ کا امتحان لیا گیا جس میں 22 طلبہ نے شرکت کی۔

مورخہ 4/اگست کو اس ورکشاپ کی اختتامی تقریب سہ پہر 5 بجے ہال نصرت جہاں انٹر کالج میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب چیئرمین AACP تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم قمر شیراز صاحب صدر AACP ربوہ مجلس نے رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی نے کامیاب ہونے والے طلباء میں انعامات و اسناد تقسیم کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اعلان داخلہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

پی ایچ ڈی، ایم ایس/ایم فل، ایم ایس سی، ایم بی اے/ایم پی اے، ایم اے، پی جی ڈی، بیچلرز پروگرامز بی ایڈ (جنرل/عربی) انٹرمیڈیٹ، میٹرک، درس نظامی سرٹیفیکیٹ کورسز، ٹیکنیکل اینڈ ایگریکلچرل سرٹیفیکیٹ کورسز، اوپن ٹیک کورسز، شارٹ ٹرم ایجوکیشنل پروگرامز۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 ستمبر 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.aiou.edu.pk ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے...... جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت (۔) کیلئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔“

(الفضل 13/اپریل 1966ء)

علمی و ورزشی مقابلہ جات

(مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کو اپنے پندرھویں سالانہ علمی مقابلہ جات اور نویں سالانہ ورزشی مقابلہ جات مورخہ 2 تا 4/اگست 2009ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

1990ء میں اطفال الاحمدیہ پاکستان کا آخری سالانہ اجتماع منعقد ہوا تھا جس کے بعد نامساعد حالات کی وجہ سے اجتماع کی اجازت نہ ملنے پر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے 1994ء میں آل پاکستان سالانہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد شروع کیا گیا تا کہ اطفال میں تعلیم و تربیت کی روح قائم رہے۔

امسال ایک عرصہ کے بعد مجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ ورزشی مقابلہ جات بھی علمی مقابلہ جات کے ساتھ منعقد ہوئے۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 2/اگست 2009ء کو ان ہر دو مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب صبح 7:15 بجے کمیونٹی ہال جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم امین الرحمٰن صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔

اختتامی تقریب

ان مقابلہ جات کی اختتامی تقریب مورخہ 4/اگست 2009ء کو بوقت 11 بجے صبح کمیونٹی ہال جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں ہی منعقد ہوئی۔ تلاوت اور ترجمہ کے ساتھ تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ بعدازاں عہد دہرایا گیا اور نظم پیش کی گئی۔

مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب منتظم اعلیٰ علمی و ورزشی مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مقابلہ جات کی تعداد 18 تھی۔ جن میں 7 مقابلہ جات میں معیار کبیر اور معیار صغیر کے الگ الگ مقابلہ جات بھی شامل تھے۔ اس طرح مجموعی طور پر 25 مقابلہ جات کروائے گئے۔ یہ مقابلہ جات پہلے اضلاع کی سطح پر منعقد ہوئے اور پھر ان مقابلوں میں منتخب ہونے والے اطفال نے مرکزی علمی مقابلہ جات میں شرکت کی۔ ان مقابلہ جات میں 37 اضلاع کے 672 اطفال اور 150 زائرین و نگرانوں نے شمولیت کی۔

بعدہٗ اس اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم فرید احمد نوید صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔

دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ آخر پر تمام مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

(اے۔نور)

خبریں

مارشل لاء سے بچنا ہے تو مشرف کو سزا دینا ہوگی پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ مستقبل میں ہمیں مارشل لاء سے بچنا ہے تو اس کے لئے پرویز مشرف کو سزا دینا ضروری ہے۔ جس آمر نے ہمارے ساتھ ظلم کیا، آئین پامال کیا، پارلیمنٹ توڑی، ججوں کو گرفتار کیا، اکبر بگٹی کو قتل کیا اور لال مسجد کے بڑے سانحہ کو جنم دیا اس کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہئے۔ اس کام میں جو لوگ ان کے ساتھ شریک تھے ان کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہئے۔

17ویں ترمیم اور 58ٹو بی پارلیمنٹ ختم کردے گی وزیر اعظم گیلانی نے ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستانہ پالیسی کا اعادہ کیا ہے۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف آپریشن کے بعد عوام کی فلاح اور بہبود پر توجہ دینے کا عزم ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ آمریت دور کی 17ویں ترمیم 58ٹو بی کو پارلیمنٹ کے ذریعے ختم کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے ان خیالات کا اظہار اسلام آباد میں یوم آزادی کی مرکزی تقریب میں پرچم کشائی کے بعد خطاب میں کیا۔

چینی ذخیرہ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے صوبہ بھر میں چینی کے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن اور ذخیرہ شدہ چینی مارکیٹ میں لا کر فروخت کرنے کا حکم دیا ہے جس کے بعد مختلف اضلاع میں انتظامیہ نے شوگر ملوں اور ان کے گوداموں پر چھاپے مار کر ذخیرہ کردہ 15 لاکھ سے زائد چینی کی بوریاں برآمد کر کے 10 افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔

ون ویلنگ کرتے ہوئے 17 نوجوان جاں بحق، سینکڑوں زخمی جشن آزادی پر ٹریفک حادثات اور ون ویلنگ کرتے ہوئے 17 نوجوان جان کی بازی ہار گئے، سینکڑوں زخمی اور درجنوں افراد کی ٹانگیں اور بازو ٹوٹ گئے۔ کراچی میں فائرنگ کے واقعات میں 100 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔

رمضان پیکج، یوٹیلیٹی سٹورز پر چینی 38 آٹا 22.50 روپے کلو ملے گا وفاقی حکومت نے رمضان پیکج کا اعلان کردیا ہے، 13 اشیائے خورونوش پر 2 ارب 12 کروڑ روپے کی سبسڈی دی جائے گی۔ وفاقی وزیر صنعت و پیداوار میاں منظور وٹو نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ رمضان پیکج کے تحت یوٹیلیٹی سٹورز پر آٹے پر ساڑھے نو روپے فی کلو، گھی پر 29 روپے فی کلو، چاول پر 6 سے 11 روپے فی کلو، دال چنے پر 7 روپے فی کلو، بیسن پر 9 روپے 80 پیسے فی کلو، کھجور پر 17 روپے فی کلو اور چائے پر 23 روپے فی کلو سبسڈی دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ 98 کروڑ روپے کی سبسڈی صرف چینی پر دی جارہی ہے۔ یوٹیلیٹی سٹورز پر چینی 38 روپے فی کلو اور آٹا ساڑھے 22 روپے فی کلو دستیاب ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ جمعہ اور اتوار بازاروں میں بھی چینی 38 روپے فی کلو فروخت کی جائے گی۔

یوم آزادی کے موقع پر صدر کی معافی پر 219 قیدی رہا صدر زرداری کی طرف سے جشن آزادی کی خوشی میں قیدیوں کو دی گئی معافی کے اعلان کی روشنی میں پنجاب کی مختلف جیلوں سے 17 خواتین سمیت 219 قیدیوں کو رہا کیا گیا جنہوں نے یوم آزادی اپنے آبائی علاقوں میں اہل خانہ اور عزیز واقارب کے ہمراہ منایا۔ یہ قیدی مختلف نوعیت کے مقدمات میں سزا یافتہ تھے۔ صدر نے آئین کے آرٹیکل 45 کے تحت قیدیوں کو معافی دینے کا اعلان کیا تھا۔ معافی کے اس خصوصی اعلان پر 428 دیگر قیدیوں کو بھی فائدہ پہنچا ہے۔

تعلیمی اداروں کی چھٹیوں میں 31/اگست تک توسیع گرمی اور لوڈ شیڈنگ کے باعث پنجاب میں تمام سرکاری تعلیمی اداروں کی چھٹیوں میں 31/اگست تک اضافہ کر دیا گیا ہے۔ تعلیمی ادارے 17/اگست کے بجائے یکم ستمبر کو کھلیں گے۔

نیند میں خرابی سے بچوں کے رویے میں منفی تبدیلیاں طبی ماہرین نے کہا ہے کہ رات بھر گہری نیند بچوں کے رویوں پر خوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ خاص طور پر ان کے مزاج میں تلخی کو کم کر دیتی ہے۔ 280 بچوں پر کی جانے والی اس تحقیق میں بچوں کی نیند کے دورانیے کو ان کے رویے میں تبدیلیوں کے تناظر میں جانچا گیا تھا۔ ماہرین نے دیکھا کہ 8 گھنٹے سے کم نیند لینے والے چڑچڑے مزاج والے ہوتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں 8 گھنٹے گہری نیند لینے والے بچے رویوں کے لحاظ سے فٹ قرار دیئے گئے۔ نیند میں خرابی اور کمی سب سے زیادہ بچوں کو ارتکاز توجہ میں کمی کے مرض میں مبتلا کرتی ہے۔ بچوں کی نیند کو بہتر بنا کر سینکڑوں دیگر امراض اور مسائل کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

ہر پاکستانی 24 ہزار روپے کا مقروض ہے پاکستان پر واجب الادا غیر ملکی قرضوں کا حجم 150 ارب ڈالر ہو جانے سے ملک کا ہر شہری اوسطاً 24 ہزار 412 روپے کا مقروض ہے جو بھارت کے مقابلے میں 175 فیصد زائد ہے۔ بھارت کا ہر شہری 8 ہزار 880 روپے کا مقروض ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔اگست

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	1:13
غروب آفتاب	7:52

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

Hoovers World Wide Express
کوریئر سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584

FD-10

کام سیکھنے والے لڑکوں کی ضرورت ہے
(1) ویلڈنگ (2) خراد مشین (3) ربڑ مولڈنگ (4) مکینیکل پریس
عمر 18 تا 25 سال
رہائش کا انتظام ہمارا ہوگا۔
دوران ٹریننگ -/3500 روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
امیدوار صدر صاحب سے تصدیق کروا کر لائیں۔
پتہ برائے رابطہ "میاں بھائی آٹو اینڈ ربڑ پارٹس
گلی نمبر 5 کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ۔ لاہور فون نمبر 042-7932515-16

MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے مکمل ڈش مع امپورٹڈ ریسیور دستیاب ہے
ڈش
ٹی وی
پلازمہ ٹی وی، LCD، ٹی وی "72، "52، "42، "40 "32، "19
نیز ہر کمپنی کے سپلٹ اے سی نیز DVD کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
21۔ ہال روڈ لاہور
042-7355422
042-7125089